

تاریخ اسلام

عائشہ ظفر

130

سلطان سلیم اول

پیدائش :- 10 اکتوبر 1470ء

تعارف :- جس وقت سلیم نے بائزید کو تخت

سے اتار کر تمام سلطنت اپنے ہاتھ میں لی (1476 سال کی تختہ عمر کو پہنچ چکا تھا اور اسکی فوجی اور انتظامی قابلیت پوری طرح مسلم سوچکی تھی اس نے صرف آٹھ سال حکومت کی لیکن اس قلیل مدت میں سلطنت عثمانیہ کی دست کو دو چندان کر دیا اس نے یورپ میں مقبوضات میں کوئی اضافہ نہیں کیا مگر ایشیا میں دہار بکر،

کردستان، شام، مصر اور عرب کا ایک بڑا حصہ حرم میں سر زمینیں ہی داخل تھے فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا اس کی فتوحات میں اعلیٰ فوجی قابلیت اور انتظام سلطنت کی غیر معمولی اہلیت نے اسکو سلاطین آل عثمان کی صف اول میں ایک ممتاز جگہ دی ہے ان خصوصیات کے علاوہ علم و فضل میں ہی اس کا پایہ نہایت بلند تھا۔ وہ رات کو بیت کم سوتا تھا اور زیادہ تر وقت کتابوں کے مطالعہ میں صرف کرتا۔ اسکو تاریخ اور فارسی شاعری سے خاصہ

دلچسپی تھی اور فارسی زبان میں اس نے کچھ
 نظمیں خود بھی لکھیں۔ محمد فارج کی طرح وہ بھی
 سیر اور سکندر کے کارنامے و فتاوت شوق سے
 پڑھا کرتا تھے ان کو حرم کی زندگی سے بہت کم
 دلچسپی تھی
 سیرت۔

دن میں سلطنت کے کاموں سے جو
 وقت بچتا اس کا بیشتر حصہ وہ علمائے صحبت
 میں گزارتا وہ اعلیٰ علم کو بڑے بڑے عہدوں پر
 بھی مامور کرتا مثلاً جب کردستان کا صوبہ فتح
 ہوا تو اس نے مورخ اور ادیبوں کو دیان کا
 والی مقرر کیا لیکن علم کا شوق اور علمائے ہم نشین
 اس کے مزاج میں نرمی پیدا نہ کر سکی۔ اسکی
 طبیعت حد درجہ اشتعال پذیر تھی وہ کسی امر
 میں حریف سے مخالفت بھی برداشت نہیں
 کرتا تھا اور جو لوگ اس سے ذرا بھی اختلاف
 کرنے کی جرأت رکھتے ان کو فوراً قتل کرا دیتا
 تھا۔ اسکا مختصر عہد حکومت میں سات وزیر اعظم
 اسکا حکم سے قتل ہوئے اسکا علاوہ متعدد فوجی
 اور ملکی عہدہ داروں کو بھی اسکی ناخوشی کی

بادشاہ میں اپنی حالت سے یاقہ دھونا پڑا۔
 جو لوگ وزیر اعظم کے عہدہ پر مقرر کئے جاتے
 تھے ان کو اپنے انجام کا اتنا یقین ہوتا تھا کہ
 وہ اس مملکت آفریں ذمہ داری کو قبول کرنا
 سے پہلے ایک وصیت نامہ لکھ کر جھوٹ جاتے تھے اور
 اثر ان کی پیش بینی صحیح ثابت ہوتی تھی
 وہ کچھ کرتا سلطنت کے لئے کرتا وہ دیکھ چکا تھا
 کہ اسٹاپاپ کا علم ولایت کا حکومت کا تمام
 شعبوں میں بد نظمی پیدا کر دی تھی اور فوج میں
 خود سری آگئی تھی۔ وزراء اپنے فرائض کو
 بھولے ہوئے تھے اور قاضیوں کے فیصلے میں جانب
 داری کی جھلک نمایاں تھی اس حالت کو سدھارنا
 کیلئے سختی ناگزیر تھی تاہم اس سخت گیری کا
 عام اثر نیابت مفید ثابت ہوا اور وہ تمام خرابیاں
 دور ہو گئیں جو حکومت کی بنیاد کو متزلزل
 کر دیے تھے کافی عرصے میں وزیر خزانہ سلیم کو ظالم ٹکھا
 لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ان نظام کا مادہ جو
 وہ رعایا میں نیابت مقبول تھا جو طرز عمل افراد
 کیلئے ظلم کا حکم رکھتا تھا وہی رعایا کے حق میں مملکت میں نبیاء
 وفات۔

22 ستمبر 1520ء میں وفات پائی۔

DATE: 6 July 24

DAY: Friday

Assignment

Roll No :

131

سوال نم

سلطان سلیم اول کے کردار پر روشنی

Group "4"

موضوع نم

سلطان سلیم کی شخصیت و کردار اور
تحت نشینی بیان کریں۔

جواب نم

- سلطان سلیم اول 1512ء میں بادشاہ بنا اور آپ نے 1514ء میں صفوی خاندان کے شہنشاہ شاہ اسماعیل کو شکست دے کر بحیرہ ارمیہ کے گرد و نواح کا علاقہ قبضہ میں لے لیا۔ 1516ء میں سلطان سلیم نے ابرار پر شکر کشی شروع کر دی اور کچھ 1517ء میں مصر کو فتح کر کے اس پر قبضہ جمایا۔ اسی سال اس نے حلیفۃ المسلمین امیر المومنین خادم الحرمین الشریفین کا لقب حاصل کیا۔

شخصیت و کردار نم

سلطان سلیم اول ایک ایسی شخصیت کا

حامل تھا جس کی نشان دہی :

1. بے رحم اور سفاک

2. دین اور عقلمند

3 سخت اور ناقابلِ مذاکرہ

4 فیصلہ کن اور سخت

5 دیندار مسلمان اور ایمان کا محافظ

• بے رحمی:۔

وہ مخالفین اور دشمنوں سے سختی سے
اپنے سخت اور سفاکانہ طریقوں کے لیے جانا جاتا تھا

• خزانہ:۔

وہ سلطنت عثمانیہ کو وسعت دینے اور اس
کی سرحدوں کو محفوظ بنانے کیلئے متحرک تھا۔

• فوجی قابلیت:۔

وہ ایک بے رحم فوجی رہنما تھا جس نے
ایک بڑی فتوحات حاصل کیں۔

• آمریت:۔

اس نے طاقتور کو محفوظ کیا اور لوہے
کی دستکی سے حکمرانی کی۔

• دیانت:۔

وہ دین اور عقلمند تھا۔ باخبر فیصلہ کرتا تھا۔

نوٹ:۔

وہ ایک پیچیدہ شخصیت تھے جو اپنی فوجی
فتوحات، انتظامی اصلاحات اور مذہبی حوش
کے لیے مشہور تھے۔ ان کی شخصیت کے خصائص
نے سلطنت عثمانیہ اور پوری دنیا پر نمایاں
اثر ڈالا جسے ہزاروں سال تک

DATE: _____

DAY: _____

تخت نشین :-

سلطان سلیم نے اپنے والد بایزید ثانی کو تخت سے اتارا اور خود حکومت سنبھالی۔
قانون کے مطابق انہوں نے تخت سنبھالتے ہی اپنے تمام بھائیوں اور بھتیجیوں کو قتل کر ڈالا۔

1512ء سے 1520ء تک سلطنت عثمانیہ کے

سلطان تھے۔ سلیم کے دور میں یہی خلافت عباسی خاندان سے عثمانی خاندان میں منتقل ہوئی اور مکہ و مدینہ کے مقدس شہر عثمانی سلطنت کا حصہ بنے۔ اس کی سخت طبیعت کے باعث ترک اسے "یاورز" یعنی "درخت" کہتے ہیں۔

تاریخ اسلام

منزلہ بشیر ۱۳۳

.. سلطان سلیم اول ..

وفات ..

سلطان اعظم نے بے شمار عظیم فتوحات کیں
اور ساری زندگی فتوحات کیلئے ملک تاتاریک سفر
کرتا رہا۔ اس عظیم سلطان نے 1717ء میں
وفات پائی۔ اس کے بعد جو عثمانی سلاطین
مقرر ہوئے ان کا نام درج ذیل میں بیان
ہوئے ہیں۔

تخت نشینی ..

انھوں نے اپنے والد بایزید ثانی
کو تخت سے اتارا اور خود حکومت سنبھالی
قاتلین کے مطابق انھوں نے تخت سنبھالنے
میں اپنے تمام بھائیوں اور بیٹیوں کو قتل
کر ڈالا۔

انتظام سلطنت ..

سلیم ثانی ۱۵۶۶ء تا ۱۵۷۴ء



* مراد ثالث

1574 تا 1595

* مراد ثانی

1595 تا 1603

* احمد اول

1603 تا 1617

* صفی‌الملک

1617 تا 1622

* عثمان ثانی

1616 تا 1622

* مراد رابع

1623 تا 1640

* ابراهیم

1640 تا 1668

* محمد رابع

1668 تا 1687

* ابراهیم

1640 تا 1668

* سلیمان ثانی

1687 تا 1691

معاشی نظام

نہ کوئی کام معاشی اور نظام
حالہ دادا نہ تھا۔ اس کے بعد کا پورے
حواس اور سادہ بنایا تھا۔ شمالی فوج تھوڑی
پر مشتمل بنی تھی۔ خود دہلی کا مقصد حاصل
تھا۔ تو سمجھتے تھے اس سے اس کا معاشی
نظام مسلسل کا سبب بنے گا۔

تعلیمی نظام

نور اللغات، سیرم اور ساطال (اسلام)
سیرم شریک سیرم لارنس کے دور میں
والے حالت میں اس کا یہ نہ تھے اس
عظیم ریاست۔ تو شمالی نہیں۔ انیسویں
میں وہ مشرک کی زندگی میں کرے اور
افتدال اور بحال کرے کہ علاقہ نو کی رجحانی
ہو تو۔ جس کے نتیجے میں وہ الی مشرق
ہو گیا۔

137

عثمان خان اول، بوریہ محاصرہ اور فتح۔

1317ء میں عثمان خان نے بوریہ
کا محاصرہ کیا جو الہیہ کے کوچہ میں سلطنتِ باز نطین
کا رہنما بنایا ایم شہر تھا یہ بھی محاصرہ دس
سال تک جاری رہا بالآخر 1326ء میں محصورین
نے اکثر یہودیہ خال دیے اور شہر کو خالی کر دیا
محاصرہ کے دوران عثمان خان کی طبیعت ناساز
ہو گئی تھی تو محاصرہ اور خان نے جاری رکھا
اور بوریہ کو فتح کیا اور سترگی کی فوجیں
اور خان کی سترگی میں بوریہ میں داخل
ہوئی۔ اور خان یہ خوشخبری کے کسر اپنے والد
عثمان خان کے پاس آیا عثمان خان
نے ولایت کی کہ اسے بوریہ میں ہی دفن
کیا جائے اس کی ولایت کے مطابق عثمان خان
کو بوریہ میں دفن کیا گیا اور اس کی قبر
پر عظیم الشان مقبرہ بنایا گیا۔

اشاعتِ اسلام: بوریہ ایم شہر
شہر تھا اسے فتح کرنے کے بعد وہاں اسلام کو پھیلا
یا گیا بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

شیر کا محاصرہ :-

سلطان نے شیر کا محاصرہ کیا اور اس دوران اسے کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہونا پڑا۔ سلطان نے امیر نرمانی کی بیٹی سے شادی کر لی۔ سلطان نے دین خوج موریا بھیج دی تاکہ شہنشاہ کا بھائی جو کہ موریا میں حکومت کرتا تھا وہ شہنشاہ کو مدد نہ پہنچ سکے۔

قلعہ کی تعمیر

قسطنطینہ سے تقریباً پانچ میل کے فاصلے پر قلعہ تعمیر کرنا شروع کیا یہ قلعہ 1452ء میں بنایا گیا۔ اس قلعہ کی تعمیر میں باسفورس پر ترکوں کا قبضہ ہو گیا۔ باسفورس سے گزرنے والے تمام جہاز ترکوں کی اجازت سے گزرتے تھے۔ دیگر تیاریاں۔

قسطنطینہ کی دیواریں بیت مہبوطی۔ ان کو گرائی جانے لگا۔ اس لئے سلطان نے بڑھکڑی تو دیں بنانے کا حکم دیا اور بان جو کہ ایک عیسائی اچیز تھا اس نے ب. مثال بیت مہبوطی اور بڑی تو دیں بنائی۔ جن کی مدد سے قسطنطینہ کی دیواروں کو گرایا گیا۔

Day: _____

Date: _____

فتح :-

مسلسل گولہباری سے دیوار میں خندہ کا میوٹی
اور آسمانوں میں بے گری مشینوں کے ٹکان
خود سنبھالی اور سڑائی کے دوران صبر کیا۔
سلطان محمد فارغ کی حیثیت سے شہر میں
داخل ہوا۔

حدیث

یہ وہی شہر تھا جس کا باب میں آئے

کا فرمایا:

”تم لوگ ضرور قتل و غارتگری کرو
کے جسے فارغ لشکر اور اس کا
امیر بنیا ہی اچھے لوگ ہوں گے“

بلغاریہ / بائیرید اول یلدرم فتح بلغاریہ :-

۱۳۹۳ء میں بائیرید نے اپنے سب سے بڑے لڑکے سلیمان پاشا کو بلغاریہ کی طرف روانہ کیا بلغاریہ کا جنوبی حصہ سلطان مراد نے کے دور میں سلطنت عثمانیہ میں شامل ہو چکا تھا بائیرید نے شمالی حصہ پر بھی قبضہ کرنا چاہا شاہ سلیمان نے جم کر مقابلہ کیا لیکن تین ہفتے کے محاصرے کے بعد پایہ تخت ترنوا فتح ہو گیا اور پورے ملک پر ترکوں کا قبضہ ہو گیا اور شمالی بلغاریہ بھی ترکوں کا وطن بن گیا۔

سلطان محمد قارخ

قسطنطنیہ :-

سلطان محمد قارخ نے

اپنے خوارب کو پورا کرنے کے لئے کوستین شروع کیں قسطنطنیہ کو فتح کرنا اس کا خوارب تھا۔ اس غرض سے اس نے محاصرہ شروع کر دیا۔